Open Access
ISSN E:2790-7694 ISSN P: 2790-7686
Journal Web: http://www.al-asr.pk

ففتھ جنریشن وار میں نوجوانوں کا مطلوبہ کردار

The Required Role of Youth in the Fifth Generation Warfare

Muhammad Abubakar Faizi
Librarian, Minhaj ul Quran International [faizi9423@gmail.com]

Dr. Masood Ahmad Mujahid
Assistant Professor, Minhaj University, Lahore [dr.masoodmujahid@gmail.com]

ABSTRACT

After listening to the word "War" thinking will arise in our minds about fighting. A fight between two persons or two countries is called "war". Different wars were fought in different eras with different methods. Over time, wars are fought with modern technology. In past, people were fighting with stones, arrows, and swords, but now it is replaced with model weapons and technologies. Now, the current war is called the fifth generation war. This war is much more severe for the fifth generation. In this war, an enemy must propagate among the people of the country and make against their people and country. The work was taken with weapons, now it has been taken by propagating. Unfortunately, this is a cyber war that has been used against Islam and Islamization. We should fight against it and should release our generation from its claw.

Keywords: Fifth Generation War, Youth, Islam, Weapon

ابتدائیہ:

انسانی تاریخ میں انسانیت کے دامن پر سب سے بدنما داغ یہ ہے کہ بنی آدم کی جنگ میں ابن آدم کو جتنا بڑا نقصان اٹھاناپڑا ہے ، اتنا فطرت کے ہاتھوں نہیں اُٹھانا پڑا ہے۔ ویسے تو فطرت نے بھی انسان کو خوب آزمایا۔ سیلاب، زلزلوں، آندھیوں سے لے کر جان لیوا اور متعدی وباؤں نے انسانوں کی بڑی بڑی آبادیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا ہے، لیکن جس حقیقت پر مؤرخین کا اتفاق ہے، وہ یہ کہ انسان ہی ہے جس نے انسان کو شدید نقصان اور مصائب سے دوچار کیا ہے۔ اس انسان نے دوسرے انسانوں کو زدوکوب کیا ہے، اس انسان نے دوسرے انسانوں کو بے دردی سے قتل کیا ہے، اس انسان نے مفتوح انسانوں کے قریوں ک وجلا کر راکھ کردیا ہے، اور اس جلاؤ گھیراؤ اور مرگ و مار کی کہانی اتنی لمبی ہے جتنی کہ انسانی تاریخ۔

جب سے انسان روئے زمین پر وارد ہوا ہے ''جنگ'' انسان کی بنیادی خصلتوں میں سے ایک اہم خصلت ہے۔ تاریخ میں کوئی ایسادور نہیں گزرا کہ جب انسان نے جنگ نہ کی ہو۔ وجہ کوئی بھی ہو اسکا فیصلہ جنگوں کی صورت میں ہوتا رہاہے مثلاً دنیا کی پہلی جنگ محض ایک عورت کیلئے لڑی گئی جہاں تک حالت جنگ کا تعلق ہے جنگیں تو اسوقت بھی مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ پس انکی نوعیت تھوڑی سی بدل گئی ہے۔ پہلے جنگوں میں دو قومیں لڑتی تھیں۔ ایک فاتح ہوتی تھی اور دوسری مفتوح۔ انسانی تاریخ میں جنگوں کی تعداد ان گنت ہوئی اکیسویں صدی میں جب علم کی مختلف شاخوں پر کام ہوا تو جنگوں کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اسکی بھی تقسیم کو بیان کیا گیا ہے۔

جنگوں کی تقسیم:

جنگوں کی تقسیم کو وار فیئر ماڈل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس لفظ کا پہلی بار استعمال سترویں صدی کے درمیان (1648) میں ہوا۔ اور پہلا معاہدہ امن ویسٹفالیہ (Treaty of Westphalia) کے بعد اس کا آغاز ہوا ۔ یہ جو معاہدہ ہے تقریبا 30 سالہ جنگی حلات کے بعد بر پا ہوا تھا جو کہ اُس وقت کی جرمن سلطنت اور ددیگر ممالک کے درمیان مذہب کی بنیاد پر شروع ہوئی کی گئی تھی۔

اوراق تاریخ میں یہ واقعہ نقش ہے کہ اس حرب میں کم پیش 80 لاکھ کے قریب افراد کا قتل ہوا۔ یہ معرکہ کیتھولک کے مسیحی اور پروٹیسٹنٹ عیسائیوں کے مابین مذہبی منافرت کی بنیاد پر عمل میں ائی تھی۔

تیس سال کی مدت پر اس حرب کو اس کو 'فرسٹ جنریشن وار فئیر کہتے ہیں۔

پہلی جنریشن وار فئیر کی تعریف:

پروفیسر ہنگری جو کے ایک سکالر شخصیت ہے اس کی نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق پہلی جنریشن وار فیئر جنگ وجدال کی وہ ہیت ہے جس میں بڑی نامور ریاستیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجدال میں پیش پیش ہوتی ہیں۔ان جنگ وجدال کو 'فری انڈسٹریل وارز' کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔([1])

دوسری جنیریشن وار فئیر کی تعریف:

اس کے متعلق ایک نامور امریکی پروفیسر رابرٹ جے بنکر (Rabort j bunkr) کی ریسرچ کے مطابق یہ دوسری جنریشن وار فیئر دراصل ٹیکنالوجی کی جنگیں تھی اس حرب میں میں سپاہی کے وفود کی جگہ مظبوط ہتھیاروں نے لے لی اور اس حربوں میں مشینی آلات نے لے لی جس میں مشین کے زریے استعمال ہوانے والی گن، اسی طرح میگزین رائفلز، اور مشینی توپوں نے لے لی۔ پروفیسر رابرٹ نے اس جنگ وجدال کو کو ٹیکنالوجی کی جنگوں سے تعبیر کیا ہے۔

تیسری جنیریشن وار فئیر کی تعریف:

امریکی پروفیسر رابرٹ ک نے اپنے ایک مقالہ بڑی تفصیل کے اساتھ اس کو بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہ تیسری جنریشن وار میں جنگ وجدال کے نئے نظریات اور خیالات کی اساس پر سامنے وجود میں ائی

محقق رابرٹ کی تحقیق کے مطابق اس زمانے میں جنگی چالوں کا استعمال شروع کیا گیا۔ پروفیسر کے خیال کے مطابق ان حربوں میں مختلف چالوں کے زریے سے دشمن کی طاقت کو کمزور سے کمزور تر کیا جاتا تھا مذید کھتے ہیں کہ یہ حملہ ایسے طریقے سے کیا جاتا تھا جس میں مخالف فریق کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ ہوتی کہ اس انداز سے بھی ان پر حملہ کیا جاسکتا ہے۔

چوتھی جنریشن وار فئیر کی تعریف:

دور جدید کی جنگوں کو فورتھ جنریشن وار فیئر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ بات بہت سے تحقیقی مقالاجات میں لکھی گئی ہے کہ یہ چوتھی وار فیئر کی اصطلاح کا ستعمال سنہ 1989 کے بعد کیا گیا۔

یہ چوتھی وار کی جنگوں میں دہشت گردی کے خلاف جنگ وجدال کو شامل کیا گیا ہے۔ امریکی پروفیسر رابرٹ ر نے اپنے مقالہ میں بیان کیا ہے کہ آج کل ایک وفد کا کسی ایک علاقہ حملہ کرنے کے عمل کو چوتھی وار کے ایک اہم جز کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔

پانچویں جنریشن وارفئیر کی تعریف:

عصر حاضر کا طریقہ حرب پانچویں جنگ کہلاتا ہے۔ففتھ جنریشن وار فیئر سے مراد جنگوں میں جدت اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے جو لڑی جارہی ہیں یہ پانچویں جنریشن وار ہے۔اس جنگ میں فتنہ کے ذریعے سے، شکوک و شبہات کو جنم دینے والے کالم یا لوگوں میں انتشار ابھارنے والی تحقیق،اور اسی طرز کی ویڈیوز، سٹیٹس مختلف فیک آئی ڈی،شوشل میڈیا کی مدد سے ڈال کر وائرل کر دی جائیں اور قوم کا مورال ڈائون ہو۔ جس ملک میں پہلے ہی سے فرقہ واریت اور شخصیت پرستی عروج پر ہو وہاں مذید اس انتشار کو مظبوط بنانے کے لیے۔ مختلف ملکوں اور حکومتوں کے مابین عدم اطمینان،عدم تحفظ موجود ہو،وہاں جلدی آگ بھڑک جاتی ہے۔جب کسی ریاست کے ادارے پہلے ہی سے کسی حد تک رنجشیں عروج پر ہوں۔اور اسٹیبلشمنٹ کی سیاست میں مدخل اندازی ہو،اعوان انصاف پر جانبداری کے الزامات کی بھرمار ہو ، سیاست کے معاملات میں انتہائی شدید قسم کی پولرائزیشن داخل ہو۔ایک تحریک کے کارکن،دوسری تحریک کے ولن ہوں،ان حلات میں دلوں کے اندر پیدا ہونے والی ناپسندیدگی کے الائو عام سی کوشش سے نفرت کے سمندر بن جاتے ہیں۔([2])

ففتھ جنریشن وار کی تعریف:

﴿مجموعۃ الجھود التی تقوم بھا الامۃ من الامم للاستیلاء علیٰ امۃ اخریٰ او التاثیر علیھا حتیٰ تتجہ وجھۃ معینۃ﴾([3])

یعنی یہ ان کوششوں کے مجموعے کا نام ہے جن کے ذریعے کوئی قوم دوسری قوم پر غالب آتی ہے یا اسے متاثر کرتی ہے تاکہ اسے ایک خاص شکل میں ڈھال دے۔

ففتھ جنریشن کی دوسری تعریف:

US Army Major Shannon Beebe, the top Intel officer for Africa at the time. He said, Fifth generation warfare is an interesting development, where non-state warriors fight nation states out of sheer frustration without clear political objectives. According to a US Army Major Shannon Beebe this kind of warfare would be motivated by frustration than any other material or ideological objective(4)

پانچویں نسل کی جنگ لڑی ایک دلچسپ پیشرفت ہے، جہاں غیر ریاستی جنگجو قوم کے ریاستوں سے واضح سیاسی مقاصد کے بغیر سراپا مایوسی کا مقابلہ کرتے ہیں۔

ففتھ جنریشن وار کادائرہ کار:

میڈیاوار:

آج کے دور میں جو مسلمانوں کے خلاف سب سے بڑی جنگ کفر نے مسلط کی ہے۔وہ information warfare ہے. ابلاغی جنگ میڈیا اور نیٹ کو ٹیکنالوجی کو استعمال کر کر جھوٹ اور افواہ کو پھیلانا یہ سب سے بڑا ہتھیار ہے. آج امت مسلمہ کے خلاف۔information warfareمیں اگر ہم قرآن کی آیات مبارکہ کا مفہوم دیکھے جس میں فرمایا:

''انسانوں میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں''(5)

information warfareکا مقصد جو بیان کیا گیاہے وہ یہ ہے کہ عوام الناس کے قلوب واذہان میں وسوسہ پیدا کرنا ہے۔قرآن کریم میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیاہے یہ فساد پیدا کرنے والے احباب جنات میں سے بھی ہو سکتے ہیں اور انسانوں میں سے بھی ہو سکتے ہیں۔ان شیطان صفت افراد کا منشور ہوتا ہے کہ عوام الناس کو اللہ سے دور کیا جائے۔

''اللہ تعالیٰ ذات ہر چیز پر قادر مطلق ہے اور رب کریم جس وقت چاہے جہاں چاہیے اپنے نور کو اپنی واحدنیت کو غالب کر سکتاہے،خواہ یہ بات کفار ومشرکین پر جتنی بھی گراں گزرے۔''

افواہ کا مطلب ہےdisinformation جھوٹ lie،propaganda.قرآن نے بہت خوبصورت لفظ استعمال کئے ہیں پوریinformation warfareکے بارے میں کہ کس انداز میں کفار ماہل ایمان کے خلاف ان پر جنگ وجدال بر پا کر رہاہے۔اور اان کے اہدف کیاہیں اس کے ٹارگٹ کیاہیں۔یہ سب کچھ قرآن نے بیان کیاہے۔یہ افواہ پھیلاتے ہیں۔اور اس کا مقصد ہے ''یوسوس فی صدور الناس''لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنالہذا جب بھی کسی بھی آئیڈیالوجی کو کسی بھی مشن کو روکنا چاہتے ہیں توسب سے پہلے اس کی عزت اور ناموس پر حملہ کرتے ہیں اور اسی طرح پھر اان کے ایمان پر دھوابولتے ہیں اور اس کی personalityپر حملہ کرتے ہیں۔اس مشن کے داعی کی جو آذان دینے کے لیے موذن ہوتا ہے۔پھر اس مشن کو physicallyروکنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ ساری شیطانی چالوں کا تذکرہ تاجدار کائنات ﷺ کی احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔اور اسی طرح جو کچھ ہماری مسلم ریاست کے عروج اور اس کی تکمیل کو روکنے کے لیے کیاجارہاہے۔اس میں بھی یہ سارے اہداف یہ سارے طریقے کار حکمت عملیاں ان کی شامل ہیں۔ فیس بک کے اوپر منافقین نے اور کفار نے بہت زیادہ تعداد میں لوگوں کو کنفیوز کرنے کے لیے نوجوانوں کو

disorient کرنے کے لئے ان کو دوسرے غلط راستے پر ڈالنے کے لیے ہمارے نام سے مناسبت رکھنے رکھتے ہوئے بہت سارے فیس بک کے پیجز بنا لیے ہیں۔بہت سارے یوٹیوب کے چینلز ایسے بنا لیے ہیں جن کے نام انہوں نے Bostic کے حوالے سے یہ اس سے ملتے جلتے رکھ لیتے ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا کو حکومتی کنڑول سے نکال کرانہیں پرائیویٹائز کرنا اور ان پر ایمانی، اخلاقی اور اسلامی اقدار کی پاسداری کی کوئی قدغن نہ لگنے دینا۔کوئی ضابطہٗ اخلاق نہ بننے دینا، بن جائے تو اس پر عمل نہ ہونے دینا۔

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے فحاشی و عریانی اور رقص و سرور کو عام کرنا، نوجوانوں کے جذبات کو مشتعل کرنا، خاندانی قدروں کو پامال کرنا اور جب کرپشن اور جنسی جرائم ہوں تو انہیں نمک مرچ لگا کر خوب نمایاں کرنا تاکہ اس کے برے اثرات معاشرے پر مستحکم ہوں۔

سوشل میڈیا کو مروج کرنا اور ان کی پہنچ تک کوئی پابندی نہ لگنے دینا۔([6])

انتہاپسندی:

جنوبی ایشیائی ریاستوں کو یہ سمجھ لیناچاہیے کہ انتہا پسندی ایک ایسی طاقت ہے جو ان کے رویوں کو غیر لچک دار بنا دیتی ہے۔اور ان کے مسائل کے حل کی راہ میں ایک اونچی دیوار کی مانند ہے۔علیحدگی پسندوں کی انتہا پسندی سرحدوں کے تنازعات کو مزید گنجلگ بناتی ہے۔اور پھر یہ رفتہ رفتہ یہ شدت پسند عناصر سرحدوں سے اپنا اثر ورسوخ ملک کے اندر تک پھیلا دیتے ہیں۔پاکستان میں طالب نائزیشن، بنگلہ دیش میں اسلام مائزیشن اور ہندوستان ماؤایسٹ اور نکسل باڑی، نیپال میں ہندوؤں کی انتہا پسند کاروائیاں علیحدگی پسند اور فرقہ واریت کی ایران میں تخم ریزی سے ان کا اس لمحے تک مقابلہ نہیں کیا جا سکتا جس وقت تک کہ مناسب اقدامات کے طور پر تمام متاثر ریاستیں مل کر لائحہ عمل طے نہ کرلیں اور ایک دوسرے کی جانب دوستی کا باقاعدہ ہاتھ نہ بڑھائیں۔ففتھ جنریشن وار کے ذریعے رفتہ رفتہ سرحدی گاؤں میں رہنے والوں کے سماجی، سیاسی اور اقتصادی حقوق کو سرے ختم کیا جارہاہے۔یہ طریقہ واردات ہے دور جدید کی۔

موجودہ حلات میں مذہبی انتہا پسندی کی اذیت ناک لہرنے پورے عالم اسلام کو اپنے شکنجے میں لے رکھا ہے یہ محض کسی ایک ملت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ دنیا میں بسنے والی بیشتر اقوام و ملل اس عذاب کو جھیل رہی ہیں۔انتہا پسندی بین الااقوامی سطح پر ایک بہت بڑے چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور مسلم ممالک بطور خاص اس کی زد میں ہیں۔اگر اسلامی دنیا کے 57 ممالک کے حالات و واقعات پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو ان میں مملکت خداداد پاکستان شدید داخلی و خارجی بحران کا شکار ہے۔اس وقت ہمارے معاشرے میں جو بڑھتے ہوئے عدم برداشت کے رجحانات کے باعث مختلف

مذہبی طبقات اور فرقوں کے مابین اکثر چپقلش اور تصادم وقوع پذیر ہوتا رہتا ہے۔ یہ صورت حال ملک کی اندرونی و بیرونی سطح پر اثر انداز ہونے والے سیاسی و معاشی عوامل کی مداخلت کے باعث مزید امیر ہو جاتی ہے۔(7)

سیکولرازم:

اسلام جو ہمارے ملک کی غالب اکثریت کا دین ہے اس کے اعتبار سے لادینیت ناقابل تسلیم ہے، بلکہ دین اسے شدت سے رد کرتا ہے کیونکہ لادینیت اور اسلام کسی بھی پہلو سے یکجا نہیں ہو سکتے۔ لادینیت اسلام کو فرد کے ضمیر میں پنہاں عقیدہ کے طور پر تو تسلیم کر سکتی ہے مگر ایک نظام حیات اور ایک مکمل شریعت کی حیثیت میں نہیں مانتی۔ لادینیت یہ تسلیم نہیں کرتی کہ خود عقیدہ کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان مالک کائنا اور امام الانبیا ﷺ کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور زندگی کے ہر معاملہ میں ان کا رخ اسی سرچشمہ کی طرف ہو۔

لادینیت اسلام کو ایک نظام عبادت کے طور پر تسلیم تو کرتی ہے لیکن اس طرح کہ یہ فرد کا ذاتی معاملہ ہے، نہ اس طرح کی ریاست اس کی نگہداشت کرے اور ترک عبادت پر محاسبہ کرے یعنی جو لوگ عبادت کا اہتمام کریں ا نھیں آگے بڑھائے اور جو غفلت برتیں انھیں پیچھے ہٹائے۔(8)

لادینیت کی حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف اسلامی تعلیمات کے اس حصے کو مانتی ہے جو الادینیت کے مزاج کی عکاسی کرے اور اسی طرح اس کی نفسانی خواہشات کے مطابق ہو، اور جو اس کے مزاج سے ہم آہنگ نہ ہو اسے رد کرتی ہے، اس طرح لادینیت اسلام دشمنی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے کیوں کہ اسلام جس کو اللہ تعالیٰ نے زندگی کا مکمل اور جامع ضابطہ بنا کر اتارا ہے وہ اس کی جامعیت اور کاملیت کو تسلیم نہیں کرتی۔ اور اسلام بھی لادینیت کو اپنا حریف قرار دیتا ہے، کیونکہ لادینیت اسلام کے قانونی اختیار واقتدار کو سلب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

لادینیت کی فکر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ سے زیادہ جانتا ہے اور اس کی شریعت اور اس کے حکم میں اصلاح کر سکتا ہے۔ جیسے وہ یہ کہتی ہو کہ اے اللہ! ہم انسانوں کے مصالح کو تجھ سے کئے ہیں۔ جس بندے کا اللہ توالیٰ وراس کے عطاء کردہ احکام کے بارے میں یہ رائے ہو اس کے متعلق آپ کیا تصور کریں گے؟

اور اس طرح لادینیت مسلمانوں کو اپنے رب کے راضی کرنے اور اپنے دین پر عمل کرنے سے محروم کرتی ہے۔ انھیں صرف اتنی اجازت دیتی ہے کہ وہ عیسائیت کی طرح چند مراسم پورے کر لیں اور اپنے مذہبی شعائر ادا کر لیں، بلکہ ان مذہبین شعائر کی ادائیگی پر بھی لادینیت اس قدر پابندیاں لگا دیتی ہے اور اس قدر ضوابط عائد کر دیتی ہے کہ کوئی مسلم انھیں بھی صحیح طور پر پورا نہیں کر سکتا۔(9)

نوجوانوں کو دین اسلام سے دور کرنے کے لیے ہر شعبہ حیات سیاسی، معاشی، حربی خصوصاً تعلیمی و ابلاغی اور مذہبی امور میں مداخلت کرنا اور من پسند پالیسیاں بنوانا تا کہ قوم کو اچھے انداز سے تقسیم کیا جاسکے

مسلمانوں کو ہیومنزم، سیکلرزم لبرل ازم اور فیمینیزم کی اقدار دے کر انہیں اسلامی نظام حیات کے متبادل کت طور پر پیش کرنا اور ان کو ایجنٹ مسلم حکمرانوں اور حکومتی و پرائیویٹ اداروں کے ذریعے مسلم معاشروں میں نافذ کروانا۔ (10)

معاشی جنگ:

کسی بھی قوم کی ترقی کا راز اس کی معیشت کے ساتھ جوڑا ہوتا ہے۔ کسی بھی ملت یا ملک کی اقتصادی حالت کو اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتی جب تک اس ملک میں بسنے والے تمام افراد کو زندگی کی بنیادی ضروریات راحت و سکون کے ساتھ میسر نہ آجائے۔ کسی بھی قوم کی پیداوار اور اس کی درآمدات کی مقدار زیادہ نہ ہو تو اس ملک کے تمام باشہری اس کی برکات سے فیض یاب نہیں ہو سکتے، اور اسی طرح قوم و ملک کے یا ریاست کے کسی باشندے کو دولت کی تقسیم کے معاملے میں کس نا انصافی کی جائز شکایت نہ ہو۔ اس بات کے بر خلاف اگر کسی ریاست کی ساری رقوم چند خاندانوں کے ہاتھوں میں جکڑ کر رہ جائے اور اس قوم کے زیادہ تر افراد غربت اور افلاس کا کی زندگی گزر بسر کر رہے ہوں، صاحب ثروت افراد دولت کے انبار سجاتے جائے اور جب کہ غربت و افلاس کی ذندگی گزارنے والے محنت کش احباب کی جیبوں سے ان کے گاڑھے پسینے کی کمائی کا حق ادا نہ ہو سکے۔

> "ہمارے ملک کی معاشی صورت حال بھی کچھ ایسی ہی بن کر رہ گئی ہے۔ مغرب کی دوسوسوسالہ محکومی نے ہمارے دل و دماغ کو کچھ ایسے سانچے میں ڈھال دیا ہے کہ ہم اپنے مسائل کو آزادی کے ساتھ سوچنے میں انکھیں بند کر کے اسی ذگر پر چل رہے ہیں۔"

لیکن افسوس یہ کہ ابھی ذہن مغرب کے فکری تسلط سے مسلط کر دیا ہے۔ ہمارا دشمن کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم معاشی طور پر بہتری کی طرف آئے جب بھی کسی قوم کو مغلوب کرنا ہو یا کسی قوم پر اپنی حاکمیت مسلط کرنی ہو تو اس ملک کی معیشت کو کمزور کیا جاتا ہے۔ آج ہمارے خلاف دشمن کی سب سے بڑی جنگ ہی یہ ہے ہمارے دشمن نے ہمیں اتنا کمزور کر دیا ہے کہ ہم کوئی فیصلہ بھی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے ہمیں اپنے ملک کے فیصلے بھی اغیار کی مرضی سے کرنے پڑتے ہیں۔ (11)

مغلوب اقوام کو معاشی طور پر کمزور رکھنا تا کہ اور وہ غالب اقوام کے دست نگر، محتاج و مغلوب رہیں اور اس کے آگے دم نہ مار سکیں۔

مسلم ممالک کو عالمی بینک (IMF) اور ڈبلیوٹی او (WTO) ایسے اداروں کے ذریعے سعودی قرضوں کے جال میں جکڑنا۔

مسلم حکمرانوں کو سودی قرض اور بعض اوقات امداد دینا، پھر ان کو اللّوں تللّوں پر اکسانا، کروڑوں اربوں کے سودوں میں انہیں کمشن اور کک بیکس دینا۔ نیز ناجائز دولت مغربی بینکوں میں رکھنے کی ترغیب دینا اور اس طرح انہیں کرپشن کی چاٹ لگانا۔

مسلم ممالک کی کرنسی کو ڈالر (یا پھر یورو) سے منسلک رکھنا خود ان کی ایک کرنسی نہ بننے دینا۔

مسلم ممالک میں وزرائے مالیات و تجارت اپنی مرضی کے لگوانا اور ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف سے اپنے تربیت یافتہ لوگوں کو ان عہدوں پر بھجوانا۔

مسلم ممالک کو ہیوی انڈسٹری اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے بکارخانے نہ لگانے دینا تاکہ وہ خود کفیل نہ ہو جائیں بلکہ انہیں ہمیشہ خریدار (End-consumer) رکھنا اور خام مال ان سے خریدنا تاکہ وہ ہمیشہ درآمد کنندگان نہ بن سکیں اور اس طرح ان کا زرمبادلہ خرچ ہوتا رہے۔ درآمد برآمد سے زیادہ رہے اور وہ معاشی طور پر کمزور رہیں۔

انہیں سودی قرضوں میں جکڑنا اور کوشش کرنا کہ وہ قرضے غیر پیداواری شعبوں میں خرچ ہوں تاکہ وہ اپنا بجٹ سود واپس کرنے میں خرچ کرتے رہیں اور ترقیاتی کام نہ کر سکیں۔ مسلمان حکومتوں کو اپنے داخلی معاملات میں بھی سود نہ ختم کرنے دینا تاکہ وہ سود کے عذاب میں مبتلا رہیں۔ (12)

مغربی غلبہ:

مغربی تہذیب نے مسلم تہذیب نے مسلم پر ایسے اثر انداز ہوئی کہ ایک طوفان چلا اور وہ اپنے سیلاب کے سامنے ہر جنس وخاشاک کو بہا کر لے گیا۔ جو مسلمان انڈونیشا سے لے کر مراکو تک پھیلے ہوئے تھے جو ایک بڑے تہذیب و تمدن کے وارث تھے اور صدیوں تک دنیا میں سپر پاور یا سامنے ایک ایک کر کے غلام بنتے گئے۔ اور آج تک غلامی کی زندگی میں جی رہے ہیں۔ (13)

اسلامی تہذیب کے مقابلے میں مغیر اسلامی تہذیب کا غالب ہونا درحقیقت کسی سازش کا ثمر نہیں ہے، بلکہ یہ قوم و ملت کے عروج وزوال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے۔

تہذیب مغرب کا غالب آجانا یہ واقعاتی سطح پر ربرپا ہونے والی کوئی معمول سا اتار چڑھاؤ نہیں ہے، بلکہ یہ قرطاس تاریخ پر راثر انداز ہونے والا ایک حیرت انگیز تغیر ہے۔ جس کے اسباب وعلل رپس پردہ فکری و نظریاتی تیاری کی

تفہیم کے لیے چند مہینے ا، سال اور دہائیوں کے نہیں بلکہ اس انقلاب کے لیے صدیوں اور ہزارں سالوں کی سخت محنت درکار ہوتی ہے۔اور اگر اس کو یو کہا جائے تو بے جانہ ہو اکہ مغرب کے غلبہ کی مثال دریاوں اور سمندروں رپر اٹھنے والی چھوٹی یا بڑی لہروں کے بس کا کام نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے انقلاب کے لیے ایک سمندر کی ماند تیز طوفان کی ضرورت ہے۔ ''یہ کسی ایک ملک کی دوسرے ملک پر فتح نہیں اور نہ ایک سیاسی قوت کے مقابلے میں دوسری سیاسی جماعت کا غالب آجانا ہے۔'' زمینی اجغرافیائی خطے سے ابھرنے والی ایک کامیاب تہذیب کی بالادستی ہے جو افکار و نظریات کی طاقت ،اور مادی وسائل کی بھرمار اور اس کی تغیانی کی قوت سے مکمل طور اٹل قانون ہے اور اسی نے پوری دنیا کی تاریخ کا سارارخ را بالکل تبدیل کرر کے کھ دیا ہے۔

''مغرب کا غلبہ محض مادی نہیں، بلکہ فکری اور اقداری بھی ہے اور یہی اس کا سب سے سنگین اور خطرناک پہلو ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مغرب محض زور بازو سے اقوام عالم کو اپنا تابع بنانے میں کامیاب نہیں، بلکہ فکر و فلسفہ اور تصور حیات کے میدان میں بھی انسانی ذہن کو شدید طور پر متاثر کرنے کی صلاحیت اور اس کے لیے درکار ہر قسم کے اسلحہ سے پوری طرح لیس ہے۔''

ماضی میں بھی معاشروں کے بنانے اور بگاڑنے میں تہذیبوں کے عروج وزوال میں اور انقلابات عالم کے پس پردہ یہی طبقہ بہت مؤثر ہے۔ مغربی اقوام کی عالمگیریت کی خالیہ تحریک اور پھیلاؤ میں بھی زبان وادب کے ماہرین ہی آج ملٹی میڈیا،پر چھائے ہوئے ہیں۔اخبارات رسائل، کتب، ٹی وی، کیبل، فلم کی صنعت، انٹرنیٹ الغرض انسانی ذہن کو متاثر کرنے والی ہر چیز کے پس پردہ زبان وادب کے ماہرین ہی نظر آتے ہیں۔

نبی آخر الزامان تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں اسلام کے صدر اول کے دور خلافت راشدہ کے بعد مسلمانوں میں بادشاہت آجائے گی۔ اور پھر مسلمان غلامی (غیر مسلم بادشاہ اور حکمران) کا شکار ہو جائیں گے۔اس دور غلامی کے خاتمہ پر دنیا میں اسلام کی تعلیمات کے مطابق حکومت یعنی نظام خلافت دوبارہ قائم ہو گی اور اب یہ حکومت پھیل کر عالمی (Global) ہو جائے گی۔(14)

عسکری اور نظریاتی جنگ میں فرق:

عسکری اور نظریاتی جنگ میں کئی وجوہ کے اعتبار سے بڑا فرق ہے جن پر غور کر کے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ کون سی جنگ کے اثرات وخطرات زیادہ ہیں اور کون سی جنگ زیادہ مہلک اور دشوار ہے۔

عسکری جنگ میں دشمن جانا پہچانا اور سامنے ہوتا ہے۔

نظریاتی جنگ میں دشمن نامعلوم ہوتا ہے جو چھپ کر حملہ کرتا ہے۔
عسکری جنگ میں دفاعی تیاری کرنا آسان ہوتا ہے۔
نظریاتی جنگ میں دفاع بڑا مشکل ہوتا ہے، لوگ نشانہ بنتے چلے جاتے ہیں۔
عسکری جنگ میں حملہ اجسام، عمارات اور فوجی اہداف پر ہوتا ہے، نقصان صرف مادی ہوتا ہے۔
نظریاتی جنگ میں حملہ اذہان، قلوب، اور خیالات پر ہوتا ہے۔ نقصان روحانی، مذہبی اور نظریاتی ہوتا ہے جس کے مادی نقصان بھی ضرور ہوتا ہے۔
عسکری جنگ میں شہر اور ملک چھینے جاتے ہیں، زمین فتح کی جاتی ہے۔
نظریاتی جنگ میں انسان سے اس کی سوچ چھین لی جاتی ہے۔
عسکری جنگ میں جسم مرتا یا زخمی ہوتا ہے۔
نظریاتی جنگ میں روح نشانہ بنتی ہے۔
عسکری جنگ کے زخم اور نقصانات نظر آتے ہیں اور ان کا علاج ہوتا رہتا ہے۔
نظریاتی جنگ میں زخم پوشیدہ ہوتے ہیں، ان کا علاج کرانے کا زخمیوں کو خیال آتا ہے نہ کسی اور کو۔
معلوم ہوا کہ نظریاتی جنگ، عسکری جنگ سے زیادہ مؤثر، مہلک اور کارگر[15]

نوجوانوں کا مطلوبہ کردار:

طاقتوں، صلاحیتوں، حوصلوں، اُمنگوں، جفاکشی، بلند پروازی اور عزائم کا دوسرا نام نوجوانی ہے۔
"کسی بھی قوم وملک کی کامیابی وناکامی، فتح وشکست، ترقی وتنزل اور عروج وزوال میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ہر انقلاب چاہے وہ سیاسی ہو یا اقتصادی، معاشرتی سطح کا ہو یا ملکی سطح کا، سائنسی میدان ہو یا اطلاعاتی ونشریاتی میدان، غرض سبھی میدانوں میں نوجوانوں کا کردار نہایت ہی اہم اور کلیدی ہوتا ہے۔ روس کا انقلاب ہو یا فرانس کا، عرب بہار ہو یا مارٹن لوتھر کنگ کا برپا کردہ انقلاب، ہر انقلاب کو برپا کرنے کے پیچھے نوجوانوں کا اہم حصہ کار فرما رہا ہے۔ ماضی میں بھی جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے ہر چھوٹی بڑی تبدیلی نوجوانوں ہی کے ذریعے آئی ہے۔ زمانہ حال میں بھی ہر چھوٹی بڑی تنظیم یا تحریک چاہے سیاسی ہو یا مذہبی، سماجی ہو یا عسکری، ان میں نوجوان ہی پیش پیش ہیں۔"

مستقبل میں بھی ہر قوم وملت کی نگاہیں انھی پر جمی ہوئی نظر اتی ہیں۔ جب تک ہمارے نواجون اپنے ماضی سے اگاہ نہیں ہو جاتے تب تک وہ احسن انداز میں اس ففتھ جنریشن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

نوجوانوں کامایوسی سے نکلنا:

ملک و قوم کے رگ وپے میں سرائت کر جانے والی اس بیماری کو تفصیل سے سمجھنا از بے حد ضروری ہے !

مایوسی اور بد حالی کی چھاپ میں انسان اپنی خداداصلاحیتوں کا عشر عشیر بھی استعمال نہیں کر پاتا بلکہ اکثر اس کا طرز عمل منفی اور اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ گویا وہ غیر شعوری طور پر خودکشی کر رہا ہے اور جب یہ بیماری اجتماعی، معاشرتی اور قومی سطح تک پھیل چکی ہو تو جابجاافراد کی خودکشی بھی بے حسی کا شکار ہو جاتی ہے اور اذہان کو جھنجھوڑنے اور احساس کو بیدار کرنے سے قاصر رہ جاتی ہے۔

تب نیک دل رہنا چیخ چیخ کر مر جاتے ہیں مگر قوم اپنے نفع و نقصان سے عاری اور بے حس اور بے پرواہو چکی ہوتی ہے۔ فی الحقیقت اپنی نظروں میں اس کی وقعت ختم ہو چکی ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو؟ جب اصحاب اقتدار بر سہار برس سے اس پر عملا یہ ثابت کرنے میں کوشاں رہے ہوں کہ اس کی کوئی عزت، وقعت اور اہمیت نہیں ہے تو وہ بھلا اپنے آپ کو کیو نکر کسی قابل سمجھ سکتی ہے؟

اور عزت نفس کے مر جانے اور اپنی نظروں سے آپ گر جانے کا یہ سلسلہ درجہ بدرجہ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یہ ناکامی اور ناانصافی کے خلاف انسان پہلا رد عمل ہے۔(16)

میڈیااور نوجوان کی ذمہ داری:

تونوجوانوں کواپنی فراست سے کام لینا ہوگا۔ یہ جنگ ایک مسلسل جنگ ہے. تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اتَّقوا فِرَاسَة المؤمن فإنَّه ينظر بنور الله﴾(17)

''مومن کی دانائی سے بچو کیوں کہ وہ مالک کائنات کے نور سے منظر کامشاہدہ کرتاہے''

تو اپنی فراست کو استعمال کیجئے اپنے قلب سے فتوی لیجئے۔ اور اپنی سمجھ بوجھ سمجھ داری wisdom کو استعمال کرتے ہوئے دیکھئے کہ کونسی چیز ہمارے مشن سے مطابقت رکھتی ہے اور کون سی چیزیں دشمن کی طرف سے فیک ہے جعلی بنائی گئی ہے

یہ ایک مسلسل انفارمیشن وار ہے جو لڑی جاتی رہے گی۔ کوئی حتمی حل اس کا نہیں ہے۔ اور مسلسل لڑی جائے گی۔ وہ لوگ بھی پروپیگنڈا اور disinformation استعمال کر رہے ہیں۔ ہمیں discredit کرنے کے لئے۔ ہمارے خلاف غلط بیانی کر کے جھوٹ بول کے۔ اور ہم بھی سچ بول کر اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ "خوبصورت فرمان عالیشان ہے

"انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے آگے بیان کردے "(18)

دشمن کا سب سے بڑا ہتھیار ہی propaganda disinformation ہے۔ لہذا جو بات سنیں اسکی تحقیق کریں ۔۔ اس کو سو دفعہ پرکھ لیں جس طرح دشمن جھوٹ، پراپیگنڈا، افوا اور وسوسے سے پھیلا رہا ہے۔ اسی طرح نوجوانوں کو چاہیے کہ حق کی آذان دیجئے۔ افوا اس پیغام کو اپنے تمام contacts فیس بک انٹرنیٹ پہ سائبر ورلڈ میں پھیلا دیجئے۔ یہ جنگ ہے ہم اسی میدان جنگ میں جاکر لڑیں گے۔ نہ ہم فیس بک سے باہر نکلیں گے، نا یوٹیوب سے نا گوگل گروپ سے، نا انٹرنیٹ سے، وہی ہماری بیٹل فیلڈ ہے اسی میں information and psychological warfare لڑی جارہی ہے۔ اور اس بیٹل فیلڈ کو ہم کسی صورت خالی نہیں چھوڑیں گے۔ پاکستان کے وہ مجاہد بنیے۔ اپنے گھروں میں بیٹھ کر آپ پاکستان کے دفاع کی جنگ لڑ سکتے ہیں.

نوجوان اور انتہا پسندی:

امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ انتہا پسند گروہ لوگوں کے بڑھتے ہوئے مذہبی رجحانات کو اپنے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ چناچہ ریاست کو چاہیے کہ وہ نظریاتی طور پر لوگوں کی ذہن سازی کے لیے متبادل رجحانات کو پھنے کا موقع دے اور اسلام کی صحیح اور حقیقی تعبیر کو عوام تک پہنچانے کوشش کرے۔۔

شدت پسندی و دانتہا پسندی کے خاتمے کیلئے ایسی غیر متزلزل سیاسی حکمت عملی کی ضرورت ہے جو اس کا قلع قمع کرے، درحقیقت شدت پسندی کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے کیے جمعمل میں لائے جانے والے جو انتدائی سطح کے اقدامات ہیں ان میں سے زیادہ تر پختہ اور مصمم، نہ ہونے کی وجہ سے مقصد حقیقی سے ہٹ کر رہے جاتے ہیں۔ ملک میں سماجی استحکام کے لیے اندرونی اور بیرونی سطح پر پروان چڑھتی انتہا پسند سے مکمل طور پر جان چھوڑانا ریاست کے اولین مقاصد میں سے ہونا چاہیے۔(19)

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری فرماتے ہیں: کہ امت مسلمہ کی نوجوان نسل پر لازم ہے کہ وہ انتہا پسندی اور شدت پسندی کو فروغ دینے ولاے لوگوں سے خود کو دور رکھے۔ اور ایسے اہل علم حضرات جو معاشرے میں انتشار اور فرقہ واریت کو فروغ دیتے ہیں اور دوسرے مسلک پر الزام تراشی کے ذریے عوام الناس کو ایک دوسرے کے خلاف کرتے ہیں اور معاشرے میں تعصب کی تعلیمات کو عام کر رہے ہیں ان سے خود کو دور رکھے، نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی ساری توجہ کا مرکز اسلام کی حقیقی تعلیمات پر اور سرور کائنات ﷺ کی سیرت مبارکہ پر مرکوز رکھیں، تعلیمات امام الانبیاء ﷺ جس کا درس دیا اور جو اخلاق کا ضابطہ آپ ﷺ نے بتایا ہے اس پر عمل پیرا ہوں۔ اور اسی طرح قرآن و سنت کے

بتائے ہوئے طریق پر چل کر معاشرے میں انتہا پسندی کے بجائے محبت اور بھائی چارے کو فروغ دے۔تاکہ اسلامی ریاست امن کا گہوارہ بن سکے اور فرقہ پسندی اور عصبیت کا خاتمہ ہو۔ (20)

عظیم سکالر نامور محقق ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی مایا ناز کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے؟'' میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

مذہبی و دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی تعلیم بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس کے بغیر عصر حاضر کے بڑھتے ہوئے مسائل اور شب و روز کے بدلتے تقاضوں سے بطریق احسن عہدہ براہونا ممکن نہیں۔(21)

نابغہ عصر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خیال کے مطابق معاشرے میں انتہا پسندی اور شدت پسندی کا قلع قمع کرنے کے لیے موجودہ نظام تعلیم کے نصاب میں موجود فرقہ واریت اور تضادات پر مبنی چیزوں کو ختم کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے، درحقیقت یہ ہی تضادات اور فرقہ ورانہ علوم ہی سماج میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کے فروغ کے بنیادی اسباب ہیں۔اور دوسری چیز ہمارے سماج میں علوم عصری پر دسترس رکھنے والے افراد کے ہاں (الا ماشاءاللہ)علوم دین کی تفہیم کا ادراک نہیں پایا جاتا ہے،اور اسی طرح دوسری طرف علوم دین سے شغف رکھنے والے احباب جن کا تعلق مدارس کے ساتھ ہے ان میں بھی اکثریت علوم عصری سے ناواقف ہیں، جس کی وجہ سے یہ دنوں طبقات سماج کے تقاضوں کے مطابق اپنا کردار ادا کر پاتے۔اس لیے دینی اور دنیاوی علوم کو لازم و ملزوم کی حثیت دینی چاہیے۔(22)

نوجوان اور سیکولرزم:

اسلام کی دعوت کسی ملک یا کسی شخصیت کے ساتھ منسوب کر کے نہیں دیتے بلکہ ہماری اسلام کی دعوت مطلق اسلام کی دعوت ہے،یعنی وہ اسلام جو قرآن و سنت کا اسلام ہے، وہ اسلام جو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ و تبع تابعینؒ کا اسلام ہے، جس کے اصول و مصادر واضح اور متعین ہیں۔ہم نے اسلام کے مفہوم کے بیان میں اس کے اساسی خطوط بیان کر دیئے ہیں۔

نوجوانوں کو اگاہ کیا جائے کہ لادینیت کے حامیوں کا سخت تضاد یہ ہے کہ وہ مسلمان حاکموں کے انحراف کو تو اسلام کا انحراف قرار دیتے ہیں لیکن عادل حکمرانوں کے عدل کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کرتے۔حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ظالموں کے ظلم سے اسلام کو بری قرار دیں اور اچھے لوگوں کی نیکی کو اسلام کو اسلام کی جانب منسوب کریں کیونکہ اچھائیاں اور اعمال صالحہ اسلام کی تربیت کے ثمرات اور اس کی تعلیم کے اثرات ہیں۔جیسا کہ سیدنا حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے کہا گیا کہ اے امیر المومنین! اللہ آپ کو جزا دے،اسلام کی آپ نے بہت خدمت کی۔اس پر حضرت

عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا، نہیں، بلکہ اللہ نے مجھے اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کی فرما کر میرے اوپر احسان فرمایا کہ اسلام کے بغیر میری کوئی حقیقت نہیں تھی۔(23)

نوجوان اور معیشت:

نوجوانوں میں یہ شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ اہل مغرب نے جو اقتصادی نظام اسلامی ممالک پر مسلط کرر کھا ہے، اس سے چھٹکارا پانے کے لیے معاشی استحکام کو عمل لانا ہوگا سیرت سرور کونین ﷺ کے اصولوں کے مطابق اپنے معاشی اصولوں کو استوار کرنا ہوگا۔

اگر ہم یہ انقلاب آفریں کتاب قرآن مجید پر غور کریں اور اس کے ساتھ تاجدار کائنات ﷺ کی حیات مبارکہ پر عمیق نظر ڈالیں تو آپ ﷺ ریاست مدینہ میں پہلا قدم اقتصادی معاملات کی بہتری کا تھا۔ اس کے لیے سب سے پہلے انسان کی فکری و نظریاتی تشکیل، اس کے قلوب ازہان کی پاکیزگی، اخلاق و کردار کی بہتری بہت ضروری ہے جس کی طرف قرآن کریم میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ جب انسان کی اخلاق سازی ہو جائے، اور اس کے تخیلات کی تشکیل ہو جائے تو پھر وہ رویہ اقتصادی ہو یا سیاسی وہ انسان کی حیات کے ہر ہر روپ میں جھلکتا نظر آتا ہے۔ صحیفہ حیات تلاوت کرنے والا شخص جب بار بار قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، تو اس پر جہاں اور بہت سی حقیقتیں منکشف ہوتی ہیں وہاں اس کے قلوب اذہان اور فکر کے زاویے بھی بلند سے بلند تر ہوتے چلے جاتے ہیں، اور وہاں اسلام کی اقتصادی علوم کی تمام اساس اور بنیادیں بھی اس کے دین میں مکمل طور پر راسخ اور مرتسم ہوتی چالی جاتی ہیں۔(24)

یہ انقلاب آفریں کتاب ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ ایک فرد کا معاشی رویہ کیا ہونا چاہیے۔ بحیثیت مجموعی عامہ النا س کی معاشی بھلائی کے لیے کیا اقدامات ہونے چاہیے۔ ضرورت اس امر کی ہے، نوجوانوں کو اسلامی نظام معیشت پڑھا جائے اس اس کی عملی تدبیریں بیان بتائی جائیں تاکہ رفتہ رفتہ ہم پر جو معاشی جنگ مسلط ہے ہم اس سے آزادی حاصل کر سکیں۔

مغرب اور نوجوان:

امت مسلم کے جوانوں کے قلوب و اذہان میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے کہ اسلام ایک کامل عالمگیر نظام ہے۔ اور یہ نظام اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے تشکیل دیا ہے۔ مالک کائنات اپنی ذات بابرکت کی تعریف کے قرآن کریم میں " رب العالمین " کے ساتھ اور اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف "رحمۃ للعالمین" کے ساتھ کروائی ہے، اور قرآن مجید کو کتاب "ھد للناس" کہا ہے۔ گویا ہماری نوجوان نسل کو اسی قرآن کریم کے ضابطہ کو اور سیرت مصطفی ﷺ کو اپنا شعار بنانے کی اشد کی ضرورت ہے۔

ہمارا دشمن ہمارے نوجوانوں کی ذہن سازی کر رہا ہے اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ہماری نوخیز جوان نسل اپنے اکابرین کی قربانیوں سے واقف ہو ۔ جب نوجوان اسلام کا مقصد حیات سمجھ لیں گے تو پھر ملک پر ہونے والی اندرونی سازشوں کا احسن انداز میں مقابلہ کر سکیں گے اور اپنی صفوں میں اپنے دشمن کو با آسانی تلاش کر لیں گے ۔

مغربی طاقتوں کی عالمگیریت کے امر واقعہ ہونے پر ، مہر تصدیق ، ثبت کر دے اور بدی، برائی اور انسان دشمن ریوں کے جھنڈے ہر چہار طرف گاڑ دیے جائیں اور نیکی، اچھائی اور انسان دوست رویوں کے علمبر دار مایوس ہو کر (منہ رہ جائیں اور) بدل ہو جائیں اور ہمت کھو بیٹھیں حقیقی انسانی اقدا کے فرغ کے لیے ، زبان و ادب ، کا بڑا عمل دخل ہے ، یا بالفاظ دیگر ، قلمی جہاد وقت کی پکار ہے ۔ اہل قلم حضرات طاہے شاعر ہوں ، افسانہ نگار ہوں ، نقاد ہوں ، غرض زبان و ادب ، کسی صنعت سے تعلق رکھتے ہوں اس معرکہ میں ہر اول دستہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

تاریخ انسانی حکومتوں ، تہذیبوں اور ہمہ مقتدر اور ہمہ خدائی کے دعویدار حکمرانوں کے عروج و زوال کے واقعات سے عبارت ہے ۔ جیسے انفرادی سطح پر دنیا میں قبریں اور قبرستان ہیں اسی طرح روئے ارضی تہذیبوں کا زوال دراصل نظریاتی زوال ہوتا ہے ، جس کے مقابلے میں اسلحہ کے ڈھیر اور فوجیں کسی کام نہیں آسکتے ۔

میں تجھ کا بتاتا ہوں ، تقدیر امم کیا ہے ؟

شمشیر وسناں اول ، طاؤس ورباب آخر ۔ (25)

پاکستان کے لیے ممکن ہو گا کہ وہ اپنے مقصد قیام ، دو قومی نظریہ اور آئینی تقاضوں کی طرف رجوع کرے ۔

یہ سعادت بھی ان شاء اللہ ، جنوبی ایشیا کے مسلمانوں ہی کے نصیب میں لکھی جاچکی ہے کہ یہیں سے علامہ اقبال کی فکر یا دو قومی نظریہ کے مطابق ایک مثالی جمہوری فلاحی اسلامی حکومت وجود میں آئے گی ج و پھیل کر پورے کرہ اورض کو اپنی لپیٹ میں سمیٹ لے گی ۔

تحقیقات کے مطابق ففتھ جنریشن '' وار '' ابھی ملک پاکستان میں اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اور اگر اس وقت اس پر ریاستی اور تعلمی ادارے کاوش کریں تو اس کو روکا جاسکتا ہے ۔ ہمارے ملک میں اس وقت اس '' وار '' کے ذریے نوجونوں کو اسلام سے دور کیا کیا جارہا ہے اور اس کا بے جا استعمال جاری ہے ۔ اس وقت ریاستی اداروں کو چاہئے کہ وہ اس وار کی روک تھام کے لیے اقدمات کرنے چاہئے ، تاکہ سماج میں اس کے استعمال سے جو انتشار ، شدت پسندی جنم لے رہی ہے اس بر وقت روکا جاسکا اور معاشرے میں امن بر قرار رہے ۔

خلاصہ کلام:

ملک پاکستان کی ریاست کو ترکی، ملائیشیا، چین اور ایران کی نہج پر سوشل میڈیا کو اس طریقے سے اسلامی ریاست دائرہ کار میں لانا ہو گا کہ اجس سے قوم و ملک اور اسلام دشمن طاقتیں ناجائز فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔ موجودہ صورت حال تو یہ ہے کہ اگر کوئی متنازع قسم کی یا انتشار پر مبنی چیزیں نیٹ پر پھلائی جائے تو اس کی روک تھام کے لیے کائی اقدمات نہیں ہیں بلکہ حکومت پورے سوشل میڈیا کو مکمل طور پر بند کرنے یا اس کو ختم کرنے کے متعلق سوچ و بچار کا آغاز کر دیتی ہے۔ جس سے عالمی سطح پر دباؤ میں مزید اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے سوفٹ وئیر تخلیق کیے جائیں جس سے فلٹرڈ ویڈیو، فلٹرڈ پوسٹس کو آگے بڑھنے سے روک سکے۔ اور اسی طرح ویب سائٹ چینلز کو باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ کیا جائے، اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی رجسٹریشن کا کوئی طریقہ کار عمل میں لایا جائے تاکہ جس سے مکمل طور پر نگرانی ہو ورنہ خدانخواستہ پاکستان میں بھی ففتھ جنریشن وار کہیں حقیقت بن کر نہ اُبھر آئے۔

References:

[1] . https://www.express.pk/story/1963380/268/

[2] . Strategic studies institute and U.S. Army war college, Robert, J.Bunker, page:8,9, unitedstars Army war college press, 2016

[3]. Ibin baz, abdul aziz bn Abdullah, majmoat alftawi, vol:3. P:338, Darulsalam, 1998

[4]. https://dailytimes.com.pk/216654/fifth-generation-warfare-in-pakistan/

[5]. Muhammad Amin,Doctor,islami Aarmani aloum mein Tehqeeq, mahnama alburhan, P:17

[6]. Muhammad Amin,Doctor,islami Aarmani aloum mein Tehqeeq, mahnama alburhan, P:17

[7]. Qari, Hussain Mohi-ud-din, Pakistan ka Nizam-e-Taleem, mutshadid rujhanat aur madaris diniya(Ak Tehqeqi jaiza), P:159

[8]. Al-Qarzawi, Yousif, Islam aur Secularism, P:84, Almi Idara Fikr Islami (Pakistan) 1997

[9] . Al-Qarzawi, Yousif, Islam aur Secularism, P:88

[10]. Muhammad Amin,Doctor,islami wa Aarmani aloum mein Tehqeeq, mahnama alburhan, Vol: 22 , Shumara :30 P:20, March 2018

[11]. Usmani, Muhammad Taqi, Hamra mashi nizam, P:9, Image printer, Karachi, 1998

[12]. Muhammad Amin,Doctor,islami wa Aarmani aloum mein Tehqeeq, mahnama alburhan,P:16

[13]. Bhatti, Fazal Kareem, Muslims mashary par secularism ky asrat, mahnama roh bulnd, Muhammad amanat Rasool Vol:8, Shumara no:5, P:44, January 2018, Fikr jadid

[14]. Waheed, vol:39 , shumara:1. P:50, markazi anjuman Khidam al_Quran, lahore

[15]. Muhammad Ismil rehan nazriyati jung ky mahaz, P:29, almanahil, 2016

[16]. Farooq. Mukhtar Hussain, aumat musalma ky mustaqbil ki tashkel-e- noh mein ahil kalam ky role, P:14

[17]. Tirmzi, Al-sunan, 5/298, Hadith no:3127

[18] . Muslim,Muslim Bin Hajaj, Sahi Muslaim, Vol:1 P:5 Ahiya altaras alarbi, bayrout, sene non

[19]. Institute for peace study, Pakstan mein intiha pasandi sarmiaya, tajrbat, muhammad Amir dana, shumara:73, P:105, Rohani Art par mean 16 Islamabad, julay 2010

[20]. Qari, Hussain Mohi-ud-din, Pakistan ka Nizam-e-Taleem, mutshadid rujhanat aur madaris diniya(Ak Tehqeqi jaiza), P:159، minhaj ul quran printer , Lahore 2017

[21]. Al-Qadri, Muhammad Tahir, Firqa parsti ka Khatma kyu kar mumkin hy P:73, Minhaj ul Quran printer, Lahore, 2001

[22]. Al-Qadri, Muhammad Tahir, Firqa parsti ka Khatma kyu kar mumkin hy P:73, Minhaj ul Quran printer, Lahore, 2001

[23]. Al-Qarzawi, Yousif, Islam aur Secularism, P:198

[24] . Ghazi, Mehmod Ahmad , mahazrat mashiyat o tijarat, P: 17, Ar,Ar priner, Lahore P: 17

[25]. Iqbal, Kulyat iqbal, bal jabril P: 382